فون ۴۴۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۵ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۴ امان ۱۳۵۸ہش ۴ مارچ ۱۹۷۹ء | نمبر ۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان پر استقامت دکھانے والوں کیلئے جنّت کی بشارت

متقی کی یہ علامت ہے کہ وہ ایمان پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ (الاحقاف: ۱۴، ۱۵)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر وہ اِس دعویٰ پر مضبوطی سے قائم ہو جاتے ہیں سو ایسے لوگوں کو نہ تو کسی آئندہ بات کا ڈر ہوگا اور نہ پچھلے زمانہ کی کسی کوتاہی کا غم ہوگا یہ لوگ جنّت میں جانے والے ہیں وہ اس میں اپنے گذشتہ اعمال کے بدلہ کے طور پر رہتے چلے جائیں گے۔

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وسلم

قُلْ: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ کہو بس اللہ ہی میرا ربّ ہے اور پھر اس پر مضبوطی سے جمے رہو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

"یہ جو فرمایا ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (پارہ ۲۱) یعنی ہمارے راہ کے مجاہد راستہ پا دیں گے۔ اِس کے معنی یہ ہیں کہ اس راہ میں پیمبر کے ساتھ مل کر جدّ و جہد کرنا ہوگی۔ ایک دو گھنٹہ کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں بلکہ جان دینے کے لئے تیار رہنا اس کا کام ہے۔ سو متّقی کی نشانی استقامت ہے جیسے کہ فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا۔ الخ یعنی جنہوں نے کہا کہ ربّ ہمارا اللہ ہے اور استقامت دکھائی اور ہر طرف سے منہ پھیر کر اللہ کو ڈھونڈا مطلب یہ کہ کامیابی استقامت پر موقوف ہے اور وہ اللہ کو پہچانتا اور کسی ابتلاء اور زلازل اور امتحان سے نہ ڈرنا ہے۔ ضرور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مورد مخاطبہ و مکالمہ الٰہی انبیاء کی طرح ہوگا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ مارچ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ:۔

ملک مبارک احمد ابن ملک غلام فرید صاحب مرحوم تا حال بہت بیمار ہے تمام بھائی بہنیں خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفاء عطا فرمائے۔

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) فلو کے شدید حملہ اور دردِ سر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(صالح محمد خاں دفتر حدیقۃ المبشرین ربوہ)

خاکسار اپنے دائیں گھٹنے کی دیرینہ تکلیف کے علاج کے لئے پھر ریڈیم وارڈ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے مگر ٹانگ کمزور ہے اور بوجھ اٹھانے سے قاصر ہے۔ دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(رانا عبدالکریم خاں شاہد کاٹھ گڑھی واقفِ زندگی۔ بیڈ ۱۹۔ ریڈیم وارڈ میو ہسپتال لاہور)

مکرم شیخ قدرت اللہ صاحب برج انجنیئر ریلوے سکھر کی اہلیہ محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکھر کئی روز سے ریڑھ کی ہڈی میں خرابی کی وجہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(خاکسار قریشی عبدالرحمٰن امیر جماعتہائے احمدیہ اضلاع سکھر و جیکب آباد سندھ)

پچیس فیصد نمائندگان مجلس مشاورت تیس سال سے کم عمر کے ہونے چاہئیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء میں ارشاد فرمایا تھا:۔

ایک چوتھائی نمائندگی تیس سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہئیے۔

جملہ امراء جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ نمائندگان کے انتخاب اور ان کی اطلاعات بھجواتے وقت حضور کے اس ارشاد کو پیشِ نظر رکھا جائے۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: رشید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۵؍ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ
۴؍ مارچ ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے زیادہ فراموش کی جانے والی حقیقت

ایک بہت بڑی حقیقت جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف طریقوں سے ذہن نشین کرایا ہے یہ ہے کہ اس دُنیا کی زندگی از اوّل تا آخر ایک امتحان ہے جس میں کامیاب ہونے کے بعد انسان کو اگلے جہان میں دائمی زندگی عطا کی جاتی ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ اس زندگی کی عارضی چکا چوند پر فریفتہ نہ ہو بلکہ اگلے جہان کی دائمی خوشی و خوشحالی کو اپنا مطمح نظر بنائے اور دنیوی زندگی کو اس طرح گزارے کہ اگلے جہان کی دائمی خوشی و خوشحالی اسے میسر آسکے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ اس حقیقت کو ذہن نشین کراتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۚ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝

(القصص آیات ۶۱، ۶۲)

ترجمہ:- اور جو کچھ تمہیں دیا جاتا ہے وہ تو صرف ورلی زندگی کا سامان ہے اور اس کی زینت ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے کیا تم عقل نہیں کرتے؟ کیا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا (یعنی اخروی زندگی کی کامیابی کا) وعدہ کیا ہو اور وہ اسے (یقیناً) پالینے والا ہو اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کو ہم نے صرف دنیوی زندگی کا کچھ سامان دیا ہو۔ پھر وہ قیامت کے دن (خدا کے روبرو جوابدہی کے لئے) پیش کیا جانے والا ہو۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ حقیقت ہی ذہن نشین کرائی ہے کہ یہ دُنیا اور اس کی ہر چیز فانی ہے۔ ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والا اگلا جہان اور وہاں کی زندگی ہے۔ اس لئے انسان کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ اس دُنیا اور یہاں کی زینتوں اور یہاں کے عیش و آرام پر فریفتہ نہ ہو بلکہ ان تمام فانی چیزوں سے اس رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ وہ اگلے جہان کی دائمی خوشحالی کا وارث بن سکے۔ یہ حقیقت اللہ تعالیٰ نے اسی لئے بار بار ذہن نشین کرائی ہے کہ جانتے بوجھتے ہوئے بھی لوگ بالعموم اس حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں اور دُنیا اور اس کی زینتوں میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ انہیں بھول کر بھی تو یہ یاد نہیں آتا کہ اس دنیا کے بعد ایک اگلا جہان بھی ہے جہاں انہیں اپنے ایک ایک فعل کا جواب دینا ہوگا اور پھر وہاں کی زندگی ہوگی بھی دائمی۔

اگر دیکھا جائے تو دنیا میں سب سے زیادہ فراموش کی جانے والی یہی حقیقت ہے کہ دائمی اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی اگلے جہان کی زندگی ہے اور ہم دنیا میں اس لئے بھیجے گئے ہیں کہ ہم اس دنیا میں اس طرح زندگی گزاریں کہ اگلے جہان کی دائمی خوشحالی کا اپنے آپ کو اہل بنائیں۔ اگر ہر زمانہ کے لوگ اس حقیقت کو فراموش نہ کرتے تو دنیا میں معصیت کا نام و نشان نہ ہوتا اور ظلم و فساد کی وہ گرم بازاری نہ ہوتی جو ہر زمانہ میں ہوتی رہی۔ انبیاء کی آمد اس دنیا میں اسی لئے ہوتی کہ وہ لوگوں سے اس حقیقت کو منوائیں کہ اگلا جہان بھی ہے اور وہاں کی زندگی دائمی ہے اُس کی دائمی خوشحالی کو وہ اپنا مطمح نظر بنائیں تاکہ وہ وہاں کے عذاب الیم سے محفوظ رہیں۔

اس حقیقت کو سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ کے ذہن نشین کرایا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سو رہے تھے جب آپ اُٹھے تو چٹائی کے نشان پہلوئے مبارک پر نظر آئے۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! ہم آپ کے لئے ایک نرم سا گدیلا بنا دیں تو کیا یہ اچھا نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا مجھے دنیا اور اس کے آراموں سے کیا تعلق؟ میں اس دنیا میں اُس شتر سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے سستانے کے لئے اُترا اور پھر شام کے وقت اسی کو چھوڑ کر آگے چل کھڑا ہوا۔ اسی طرح حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑا اور فرمایا تُو دنیا میں ایسا بن گویا تو پردیسی ہے یا راہ گزر مسافر ہے۔

یہ دو حدیثیں ہم نے بطور مثال درج کی ہیں ورنہ ایسی احادیث بکثرت ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا اور اس کی زینتوں سے دل نہ لگانے بلکہ اگلے جہان کی دائمی خوشحالی کو اپنا مطمح نظر بنانے کی بہت ہی پُرحکمت انداز میں تلقین فرمائی ہے۔ حضورؐ کی ان نصائح اور خود حضورؐ کے اپنے عملی نمونہ کا یہ اثر تھا کہ صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں انقلاب عظیم رونما ہوا۔ وہ رُو بدنیا نہ تھے بلکہ کُلی طور پر رُو بخدا ہو کر انہوں نے اپنا سب کچھ دین کی راہ میں قربان کر دکھایا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہی وہ راہ ہے جس سے آخرت کی دائمی خوشی اور خوشحالی انہیں میسر آئے گی۔ جہاں صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں یہ عظیم الشان انقلاب رونما ہوا وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے زمانہ کی بھی خبر دی کہ جس میں اور تو اور خود مسلمان بھی آخرت کو فراموش کر دیں گے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے آپؐ نے فرمایا:-

فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ۔

ترجمہ:- خدا تعالیٰ کی قسم مجھے تمہارے فقر کا ڈر نہیں۔ اب فقر و احتیاج کے دن گئے۔ مجھے ڈر ہے تو اس بات کا کہ دنیا کے خزائن تمہارے لئے کھول دیئے جائیں گے جس طرح پہلے لوگوں پر کھولے گئے تھے۔ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے اور اس کی حرص کرنے لگو گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے حرص کی۔ پس تم کو بھی یہ حرص دنیا ہلاک کر دے گی جس طرح کہ اس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔

یہ بہت خوف کا مقام ہے۔ جب خیر اُمت کا یہ حال ہونا مقدر کیا گیا ہے تو باقی دنیا کا کیا حال ہوگا اور اس کی اصلاح کی کیا صورت ہوگی۔ زمانہ گواہی دے رہا ہے کہ دنیا کے خزائن کھول دیئے گئے ہیں بالخصوص زمین اپنے خزانے اُگل رہی ہے اور دولت کی ریل پیل ہے کہ بڑھتی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرما کر سب کو اپنی پناہ میں لے آئے۔ آخرت فراموشی کی معصیت سے نجات دے اور یُحْیِی الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ کا وعدہ پورا فرما کر دنیا اور اس کی زینتوں سے دلوں کو پھیر دے اور انہیں اس یقین سے بھر دے کہ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى۔ تا دنیا سے ظلم و فساد دور ہو اور عدل و انصاف اور امن کا دَور دَورہ ہو۔ آمین ؟

ضروری ارشادات
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۔ "قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔ ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہے صبح کے وقت اسکی تلاوت کر رہا ہو۔" (الفضل ۱۹؍ فروری ۱۹۶۶ء)

۲۔ "جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود کو بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منور کریں اور منور رکھیں۔" (الفضل ۹؍ جولائی ۱۹۶۶ء)

جملہ اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ مندرجہ بالا ہدایات کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

حقیقتِ کفّارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل ربوہ

(۲)

—— (۷) ——

عیسائیوں کے اعتقاد کے مطابق گناہ کی سزا موت ہے جو شخص بے گناہ ہو گیا وہ مر نہیں سکتا۔ اگر یسوع مسیح سچ مچ کفارہ ہو گیا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ جس قدر عیسائی آپ کے کفارہ ہونے پر ایمان لائیں اور اس طرح بے گناہ ہو جائیں۔ ان میں سے کوئی بھی نہ مرے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سب عیسائی بھی اسی طرح یسوع مسیح کے مرجانے کے بعد بھی مرتے چلے آ رہے ہیں جس طرح اس سے پہلے عام لوگ مرتے چلے آ رہے تھے۔ پس کفارہ مسیح پر ایمان لانے والے عیسائیوں کا اب تک مرتے چلے آنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے گناہ معاف نہیں ہوئے۔ یا موت گناہوں کی سزا نہیں اور یسوع مسیح کا اپنے ماننے والوں کے لئے کفارہ ہو جانا ایک وہم سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔

—— (۸) ——

بائیبل موت کو گناہ کی سزا ٹھہراتی ہے۔ اگر یہ درست ہے تو پھر جن لوگوں کا بے گناہ ہونا بائیبل کی رو سے ثابت ہے وہ کیوں مرے؟

—— (۹) ——

کفارہ یعنی گناہوں کے معاف ہو جانے کا عملی ثبوت دنیا میں نہیں ملتا۔ بائیبل کہتی ہے۔ کہ حوا و آدم کو گناہوں کی یہ سزا دی گئی تھی

"اس (خداوند خدا) نے عورت سے کہا کہ میں تیرے حمل میں تیرے درد کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور درد سے تو لڑکے جنے گی۔ اور اپنے خصم کی طرف تیرا شوق ہوگا۔ اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا"

اور آدم سے کہا:

"اس واسطے کہ تو نے اپنی جورو کی بات نی۔ اور اس درخت سے کھایا ... تکلیف کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اس سے کھائے گا۔ اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹ کٹارے اگائے گی۔ اور تو کھیت کی نبات کھائے گا اور تو اپنے منہ کے پسینہ کی روٹی کھائے گا جب تک کہ زمین میں پھر نہ جائے۔ کہ تو اس سے نکالا گیا ہے۔ کہ تو خاک ہے اور پھر خاک میں جائے گا۔"

(پیدائش ۳/۱۶-۱۹)

پس اگر یسوع مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے سے عیسائیوں کو محنت و مشقت کرکے روٹی کھانے کی ضرورت نہیں رہی۔ اور ان کی عورتوں سے درد حمل اور درد زہ معدوم ہو گئے ہیں۔ اور ان کی رغبت ان کے خاوندوں کی طرف نہیں رہی تو ثابت ہو گیا کہ یسوع مسیح کا کفارہ ایک حقیقت ہے۔ لیکن اگر معاملہ برعکس ہے تو کفارہ کے عقیدہ کے باطل ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

—— (۱۰) ——

کفارہ عدل کے تقاضے کو پورا کرنے کے لئے ایجاد کیا گیا۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ عدل بھی قائم نہ رہ سکا۔

اول۔ آدم کے گناہ کو اس کی اولاد کی طرف منتقل کرنا خود عدل کے خلاف ہے۔

دوم: یسوع مسیح بے گناہ کو گنہگاروں کے بدلہ میں پھانسی پر چڑھانا خود عدل کے خلاف ہے۔

سوم۔ آدم کے بیٹے اور بیٹیوں کے گناہوں کی سزا خدا کے بیٹے کو دینا بھی عدل کے خلاف ہے

چہارم۔ خدا باپ، خدا روح القدس کا اس سزا سے کوئی حصہ نہ لینا اور صرف اقنوم ثالث (یسوع مسیح) کو ہی قربانی کا بکرا بنانا بھی عدل کے خلاف ہے۔

عدل کا تقاضہ یہ تھا کہ تینوں حصہ رسدی اس سزائے جہنم سے حصہ لیکر مثالی عدل و انصاف قائم کرتے۔

پنجم۔ ہر ایک گناہ گار کے لئے ابدی جہنم کی سزا تجویز کی گئی۔ لیکن یسوع مسیح کو صرف تین رات دن

ششم۔ ایک دن مسیح کو یعنی قبر میں رکھ کر (جس میں کوئی جہنم کی آگ نہ تھی) یہ کہہ دیا گیا کہ یہ ازلی ابدی [illegible] گناہ گاروں کے گناہوں کی سزا ہے اور اسی طرح سزا کے معاملہ میں بھی عدل قائم نہ رہ سکا۔ عدل تو اسی صورت میں قائم ہو سکتا تھا کہ یسوع مسیح ازلی ابدی سال جہنم میں رہے بلکہ کبھی جہنم سے باہر نہ نکلے۔ کہ اس نے لاتعداد گنہگاروں کی سزا بھگتنی تھی۔

ہفتم۔ یسوع مسیح کے اس دنیا میں ایک عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر دنیا میں آنے سے پہلے ازلی ابد گنہ گاروں کا اس دنیا سے بغیر کسی کفارہ کا سامان کرنے کے ابدی جہنم کی سزا کا مستحق قرار دے کر جہنم میں بھیج دینا بھی عدل کے خلاف ہے۔

ہشتم۔ یسوع مسیح کے چیخ چیخ کر چلانے اور دعائیں کرنے کے باوجود کہ اسے صلیب پر چڑھنے سے بچا یا جائے۔ اور اس مصیبت سے نجات دی جائے اور ایلی ایلی لما سبقتانی (اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا) کے دردبھرے کلمات کہنے کے باوجود اسے گنہگاروں کے لئے پھانسی دینا بھی عدل کے خلاف ہے کیونکہ اسکا یہ چیخ و پکار سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہرگز ہرگز صلیب پر جان دینے کے لئے بخوشی تیار نہ تھا۔

نہم۔ جب یسوع مسیح کفارہ ہو گیا تھا اور وہ اس دنیا میں آیا ہی اس کام کیلئے تھا کہ اپنی جان اپنی بھیڑوں کے لئے قربان کرے۔ تو پھر جنہوں نے اسے صلیب پر چڑھوایا تھا (یہودا اسکریوطی اور یہود) ان کو بجائے اس کام کا ثواب دینے کے طیطوس رومی کے ذریعہ ساری دنیا میں ذلیل و خوار کرنے اور ملک بدر کرنے کی سزا دینا بھی عدل کے صریح خلاف ہے۔ اس طرح نہ تو یسوع مسیح کی بھیڑیں عذاب سے بچیں اور نہ ہی ان کا گڈریا۔

—— (۱۱) ——

گناہ کی دو قسمیں ہیں۔

اول۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا نہ کرنا یعنی اس کے شکر گزار نہ ہونا۔ اس کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر نہ بجا لانا۔ اپنی عبودیت کا اقرار نہ کرنا اور عبودیت کا عملی ثبوت پیش نہ کرنا۔ یعنی اس کی عبادت نہ کرنا۔

دوم۔ گناہ کی دوسری قسم خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا نہ کرنا اور ان کے حقوق چھین لینا۔ یعنی چوری۔ بدنظری زنا۔ قتل۔ غیبت۔ خیانت۔ جھوٹ۔ دغا و فریب۔ گالی گلوچ و طعن و تشنیع وغیرہ وغیرہ۔ ان دونوں قسموں کے گناہوں میں پہلی قسموں کے گناہوں کا تو کفارہ ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ یسوع مسیح نے خود کہا۔

"جو کوئی روح القدس کے برخلاف کوئی بات کہے گا وہ اسے معاف نہ کی جائے گی نہ اس عالم میں نہ آنے والے میں"۔ (متی ۱۲/۳۲)

اور "جو کوئی روح القدس کے حق میں کفر بکے وہ ابد تک معافی نہ پائے گا۔ بلکہ ابدی گناہ کا قصوروار ہے"۔ (مرقس ۳/۲۹)

دوسری قسم کے گناہوں کا کفارہ وہی قبول ہوگا جو کفارہ پر ایمان لانے سے قبل کئے گئے ہوں۔ کیونکہ یسوع مسیح بقول پولوس ہر روز گناہ گاروں کے لئے صلیب پر چڑھ کر مر نہیں سکتا۔ پس جو گناہ کفارہ پر ایمان لانے کے بعد کئے جائیں ان کا کفارہ ہو نہ سکا۔ اور گنہگار پھر بھی جہنمی ہو کر جہنم میں داخل ہوئے۔ اور یسوع مسیح کا کفارہ ہو جانا بھی لوگوں کو گناہ کی سزا سے بچا نہ سکا۔ اور ہر دو لحاظ سے کفارہ باطل ثابت ہوا۔

—— (۱۲) ——

کفارہ پر ایمان لانے کے بعد جو لوگ گناہ کریں گے۔ ان کے لئے یسوع مسیح کے علاوہ کسی اور خدا کے بیٹے کی قربانی کی ضرورت ہوگی۔ اور خدا کا کوئی اور بیٹا نہیں صرف یسوع مسیح ہی اکلوتا بیٹا ہے۔ اس لئے دو صورتوں میں سے ایک صورت ماننی پڑے گی۔ یا تو کفارہ پر ایمان لانے کے بعد گناہ صادر نہ ہوں اور یہ بات ممکن نہیں۔ تجربہ اور مشاہدہ اس کے مخالف ہے۔ خود کفارہ پر ایمان لانے والوں کے گناہ بھی نئے عہد نامہ میں بزبان پولوس مذکور ہیں۔ اور یا خود خداوند خدا اور روح القدس کو بھی صلیب پر چڑھانا ہوگا اور اس طرح عیسائیوں کے بقیہ دونوں خداؤں کو بھی صلیب پر مر کر جان دینی ہوگی۔ لیکن ظاہر ہے کہ جب ایک خدا کے قربان ہو جانے سے گناہوں کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے دعوؤں کی قربانی بھی بے فائدہ ہوگی۔ اور بنی آدم بڑے مزے سے گناہ کرتے اور یہ ثابت کرتے رہیں گے کہ کوئی کفارہ انسان کو گناہ سے نجات نہیں دے سکتا۔

—(۱۳)—

اگر یہ مان لیا جائے کہ گناہ بغیر یسوع مسیح کے اپنی جان کو قربان کرنے سے دور نہیں ہو سکتے۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ عیسائی کفارہ پر ایمان لانے والے اب بھی گناہ کرنے میں سب دنیا سے بڑھے ہوئے ہیں تو اس ایک صورت میں ہر نئی نسل کے لئے یسوع مسیح کی نئی قربانی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ جب ایک قربانی کارگر نہ ہوئی تو دوسری مرتبہ قربانی ضروری ہوگی۔ اور اس طرح ہر نسل کے لئے خدا کے بیٹے کو قربان ہونا پڑے گا۔ اور عیسائیوں کو تسلسل ماننا پڑے گا۔

—(۱۴)—

کفارہ کے عملی طور پر باطل ہونے کی یہ بھی ایک زبردست دلیل ہے۔ کہ تمام عیسائی افراد اور تمام عیسائی حکومتیں ان تمام گناہوں کی سزائیں عیسائیوں کو بھی دیتے ہیں۔ جو انسانوں کے ایک دوسرے پر حقوق سے متعلق ہیں مثلاً چوری۔ ڈکیتی خیانت غضب، ظلم، لڑائی، جھگڑے قرضہ جات کی عدم ادائیگی وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ تمام عیسائی یہ جانتے ہیں کہ ان جرائم کا ارتکاب کرنے والے سب عیسائی بھی اسی طرح کفارہ یسوع مسیح پر یقین و ایمان رکھتے ہیں جیسا کہ پولوس کے خطوط میں درج ہے۔ پس اگر کفارہ یسوع مسیح پر ایمان لانے سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور شریعت پر عمل کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی تو ان کو سزا دینا خلاف عقل اور ناجائز ہے۔

اگر اس کے جواب میں یہ کہا جائے۔ کہ کفارہ تو اس وقت تک کے گناہ معاف کرواتا ہے۔ جو کفارہ کا اعتراف کرنے سے قبل کئے گئے ہوں اور مذکورہ بالا گناہ تو کفارہ پر ایمان لانے کے بعد کئے جاتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کفارہ پر ایمان لانا بھی اسی طرح بے سود ہوگا۔ جس طرح اس پر ایمان نہ لانا کیونکہ اصل مقصد تو گناہ اور اس کی سزا موت کو بند کرنا تھا۔ اور وہ باوجود کفارہ پر ایمان لانے کے بھی حاصل نہ ہو سکا۔ اور گناہ گار پھر بھی سزائے موت پا کر ابدی جہنم کے مستحق بنتے چلے گئے۔

—(۱۵)—

یسوع مسیح کا کفارہ ہو جانا اس لئے بیان کیا جاتا ہے کہ یسوع مسیح خود بے گناہ تھے۔ اگر وہ خود گناہ گار ہوتا تو دوسروں کے لئے کفارہ نہ ہو سکتا۔ لیکن یسوع مسیح کا (از روئے بائیبل) گناہوں سے پاک ہونا ایک فرضی بات ہے۔

اوّل۔ خود یسوع مسیح کہتا ہے:۔

"تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا۔" (مرقس ۱۰/۱۸)

نیز کہتا ہے:۔

"میں تم سے کہتا ہوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوئی بڑا نہیں۔" (لوقا ۷/۲۸)

پھر یہ بھی کہا:۔

"یوحنا نہ کھاتا آیا نہ پیتا اور وہ کہتے ہیں کہ اس میں بد روح ہے۔ ابن آدم کھاتا پیتا آیا۔ اور وہ کہتے ہیں دیکھو! کھاؤ اور شرابی آدمی۔ محصول لینے والوں اور گناہ گاروں کا یار" (متی ۱۱/۱۸، ۱۹)

دوم:۔ یسوع مسیح نے یوحنا سے بپتسمہ لیا۔ اور ان کا بپتسمہ صرف گناہ گاروں کے لئے تھا۔ (متی باب ۳) یسوع مسیح نے یوحنا سے بپتسمہ لے کر گویا عملاً اعتراف کیا کہ وہ گناہ گار ہے۔ اگر گناہ گار نہ ہوتا۔ تو بپتسمہ لینے کی ضرورت نہ تھی اور نہ چالیس دن کے روزے رکھنے کی۔

متی کہتا ہے:۔

"اس وقت یسوع گلیل سے یردن کے کنارے یوحنا کے پاس اس سے بپتسمہ لینے آیا۔ مگر یوحنا یہ کہہ کر اسے منع کرنے لگا کہ میں آپ تجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے۔ یسوع نے جواب میں اس سے کہا۔ اب تو ہونے ہی دے کیونکہ ہمیں اسی طرح ساری راستبازی پوری کرنی مناسب ہے۔ اس پر اس نے ہونے دیا" (۳/۱۳-۱۵)

یعنی سابقہ گناہوں سے توبہ کا بپتسمہ دے دیا۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ اگر یسوع بپتسمہ یوحنا سے نہ لیتا۔ تو اس کے گناہ معاف نہ ہوتے اور اس کی راستبازی مکمل نہ ہوتی۔

سوم۔ توریت کی رو سے خدا تعالےٰ پر کفر بکنا ایک خطرناک جرم اور کفر ہے۔ جس کی سزا قتل و سنگساری ہے۔

"جو کوئی اپنے خدا پر لعنت کرے گا اپنے گناہ کو اٹھائیگا اور وہ جو خداوند کے نام پر کفر بکے گا جان سے مارا جائے گا۔ ساری جماعت اسے سنگسار کریگی خواہ وہ مسافر ہو یا دیسی ہو جب اس نے اس پاک نام پر کفر کہا تو وہ جان سے ضرور مارا جائیگا۔" (احبار ۲۴/۱۵، ۱۶)

"اور اگر کسی نے کچھ ایسا گناہ کیا ہو جس سے اس کا قتل واجب ہو اور وہ مارا جائے اور تو اسے درخت میں لٹکائے تو اس کی لاش رات بھر درخت پر لٹکی نہ رہے بلکہ تو اسی دن اسے گاڑ دے۔ کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے۔" (استثناء ۲۱/۲۲)

ظاہر ہے کہ یسوع مسیح کو پھانسی ملی۔ پھانسی دلانے کے لئے اس کی قوم کے علماء کی اس کے خلاف یہی شکایت تھی۔ کہ یہ خدا کے نام پر کفر بکتا ہے۔ اس لئے یسوع مسیح بقول یہود و نصاریٰ ملعون ہوا یعنی اس کا خدا تعالےٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ اس سے برگشتہ ہے اور خدا تعالےٰ اس سے ناراض۔ پس یسوع مسیح کا پھانسی کی سزا پانا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ (حسب مسلمات یہود و نصاریٰ) پاک نہ تھا بلکہ گناہ گار!

چہارم۔ سبت کی تقدیس توراۃ میں مذکور ہے لکھا ہے:۔

"چھ دن کام کرنا لیکن ساتواں دن آرام کے لئے سبت ہے وہ خداوند کے لئے مقدس ہے۔ پس جو کوئی روز سبت کو کام کرے وہ ضرور مار ڈالا جائے۔" (خروج ۳۱/۱۵)

"اور موسےٰ نے بنی اسرائیل کی ساری جماعت کو جمع کر کے کہا وہ باتیں جن پر عمل کرنے کا خداوند نے تم کو حکم دیا ہے سو یہ ہیں چھ دن تک کاروبار کیا جائے اور ساتویں دن تمہارے لئے روز مقدس خداوند کے آرام کا سبت (ہفتہ کا دن۔ ناقل) ہوگا۔ جو کوئی اس میں کام کریگا۔ مار ڈالا جائے گا۔ تم سبت کے دن اپنی سب بستیوں میں آگ مت جلائیو" (خروج ۳۵/۱-۳)

یسوع مسیح نے سبت کی تقدیس کا پاس نہیں کیا جیسا کہ اناجیل سے ظاہر ہے عیسائیوں نے بجائے صریح حکم ہفتہ کے دن کی تقدیس کرنے کے رومیوں کی اقتدا میں اتوار کا دن اپنے لئے مقرر کر لیا۔

پنجم۔ یسوع مسیح کے بہت سے گناہ انجیل کی رو سے ثابت ہیں۔

۱۔ اپنی والدہ سے لاتعلقی کا اظہار۔ مرقس کہتا ہے۔

"انہوں نے اس سے کہا دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر تجھے پوچھتے ہیں۔ اس نے انہیں یہ جواب دیا۔ کون ہے میری ماں؟ اور میرے بھائی؟ اور ان پر جو اس کے گرد بیٹھے تھے، نظر کر کے کہا دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں کیونکہ جو کوئی خدا کی مرضی پر چلے وہی میرا بھائی اور بہن اور ماں ہے۔" (۳/۳۴، ۳۵)

یہ لاتعلقی کا اظہار اس والدہ سے ہے۔ جس کے متعلق انجیل کہتی ہے کہ اسے فرشتہ نے بشارت دی تھی کہ تیرے ہاں یسوع پیدا ہوگا۔ اور جس نے نو ماہ تک اپنے جسم کے خون سے اس کو بدن دیا اور درد زہ اور غربت وطن وغیرہ کی تکالیف اٹھائیں۔ اور اپنی قوم سے ساری عمر طعن و تشنیع برداشت کی۔

توریت میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا اجرا یا بد سلوکی کی سزا کا جو ذکر ہے وہ بھی مخفی نہیں (خروج ۲۰/۱۲ و استثناء ۵/۱۶)

۲۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ لاتعلقی کے متعلق متی لکھتا ہے:۔

"کسی نے اس سے کہا، دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے باتیں کرنی چاہتے ہیں۔ اس نے خبر دینے والے کے جواب میں کہا؛ کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی؟ اور اپنے شاگردوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا۔ دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں" (۱۲/۴۸، ۴۹)

۳۔ انبیاء بنی اسرائیل سابقین کے متعلق یوحنا (۱۰/۷-۱۱) روایت کرتا ہے۔

"پس یسوع نے ان سے پھر کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں۔ جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں۔ مگر بھیڑوں نے ان کی نہ سنی۔ دروازہ میں ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائے گا۔ اور اندر باہر آیا جایا کرے گا۔ اور چارہ پائیگا چور نہیں آتا۔ مگر چرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو۔ میں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔ اچھا چرواہا میں ہوں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔"

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم ڈاکٹر قاضی برکت اللہ صاحب امریکہ

(۲)

۳۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا آغاز فرماتے تھے تو ہمیشہ پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کہتے اور کام داہنے ہاتھ سے شروع کرتے اور مجلس میں کوئی چیز تقسیم کرنی ہوتی تو تقسیم کا آغاز سیدھی طرف سے کرتے جوتا پہلے داہنے پاؤں میں پہنتے مسجد میں پہلے داہنا پاؤں رکھتے۔

۳۱۔ دسترخوان پر جو کھانا سامنے آتا اس کو آپ استعمال فرماتے اور ادھر ادھر ہاتھ نہ بڑھاتے تھے۔

۳۲۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی۔ کھجور۔ شہد، حلوا، روغن زیتون مرغوب تھے۔ کدو کا سالن پسند تھا۔ تربوز اور کھجوریں بھی آپ نے ملا کر کھائے۔ گوشت کی اقسام سے بٹیر۔ مرغ۔ مچھلی۔ خرگوش بھیڑ۔ بکری۔ دنبہ اور اونٹ کا گوشت تناول فرمایا۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ ان کو کئی کئی دن تک گوشت نصیب نہیں ہوتا تھا اگر کبھی مل جاتا تو ہاتھ کا گوشت آپ کو زیادہ پسند تھا۔

۳۳۔ حضرت ابوہریرۃ رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی بھی کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی (بخاری)

۳۴۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تین دن متواتر پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا (بخاری)

۳۵۔ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ:- "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں کئی دفعہ پانی اور کھجور پر ہی گزارا کرنا پڑتا تھا۔ یہاں تک کہ جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس دن بھی ہمارے گھر میں سوائے کھجور اور پانی کے کھانے کے لئے کچھ اور نہ تھا۔

۳۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ایک ہی کھانا تناول فرماتے تھے نفاست پسند تھے میلے برتن میں کھانا پسند نہیں کرتے تھے۔ شہد آپ کو خاص طور پر مرغوب تھا۔ سبزیوں میں کدو پسند تھا۔

۳۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غریبوں یتیموں۔ بے کسوں اور بیواؤں کی ہمدردی اور خبرگیری کرتے۔ کوئی بیمار ہوتا تو آپ مزاج پرسی کرتے جاتے۔ بیمار کو تسکین دیتے۔ پیشانی اور نبض پر ہاتھ رکھتے اور اس کی صحت کی دعا کرتے۔

۳۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے ملتے تو آپ خود پہلے السلام علیکم کہتے۔ مصافحہ کرتے۔ ہاتھ ملاتے تو جب تک دوسرا شخص خود ہاتھ نہ چھوڑتا آپ اس کا ہاتھ از خود نہ چھوڑتے۔ مجلس میں بیٹھتے تو آپ کے زانو کبھی ہم نشینوں سے آگے نہ نکلے ہوتے۔

۳۹۔ حضرت ابوہریرۃ رضؓ سے روایت ہے کہ بخدا تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو اور محبت نہیں کر سکتے جب تک ایک دوسرے کو سلام نہ کہو (ترمذی)

۴۰۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سوار پیدل چلنے والے کو السلام علیکم کہے۔ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور چھوٹا بڑے کو سلام کہے (ترمذی)

۴۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنے ارد گرد نیک لوگوں کے رہنے کو پسند کرتے تھے اور اگر کسی میں کمزوری ہوتی تو اسے علیحدگی کے ساتھ اور پردہ پوشی کے ساتھ نصیحت فرماتے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ نیک دوست اور نیک مجلسی اور بد دوست اور بد مجلسی کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص مشک اٹھائے پھر رہا ہو۔ مشک اٹھانے والا اس کو اٹھائے گا تب فائدہ اٹھائے گا اور رکھ چھوڑے گا۔ تب بھی خوشبو حاصل کرے گا اور جیسے کہ ہم مجلس بد ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بھٹی کی آگ میں پھونکیں مارتا ہے وہ اتنی ہی امید رکھ سکتا ہے کہ کوئی چنگاری اڑ کر اس کے کپڑوں کو جلا دے یا کوئلوں کی بدبو سے اس کا دماغ خراب ہو جائے۔ آپ صحابہ رضؓ کو بار بار فرمایا کرتے تھے کہ انسان کے اخلاق ایسے ہی ہو جاتے ہیں۔ جیسی مجلس میں وہ بیٹھتا ہے اس لئے نیک صحبت کی تلقین فرماتے۔ (بخاری و مسلم)

۴۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر کام کے لئے نکلتے تو بعض اوقات لوگ آپ کا راستہ روک کر اپنی ضرورتیں بیان کرنی شروع کر دیتے جب تک وہ لوگ اپنی ضرورتیں بیان نہ کر لیتے۔ آپ کھڑے رہتے۔ جب وہ بات ختم کر لیتے تو آپ آگے چل پڑتے

۴۳۔ حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ:- "میں نے چھوٹی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا اور آپ کی زندگی تک آپ کے ساتھ رہا۔ آپ نے کبھی مجھ سے سختی کے ساتھ بات نہیں کی کبھی جھڑکی نہیں دی اور کبھی کوئی ایسا کام نہیں کہا جو میری طاقت سے باہر ہو۔"

۴۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مذہبی رواداری پر بہت زور دیتے تھے اور خود بھی اعلیٰ درجہ کا نمونہ اس بارہ میں پیش کرتے تھے۔ ایک دفعہ یمن کا ایک عیسائی قبیلہ آپ سے مذہبی تبادلہ خیال کرنے کے لئے آیا جس میں ان کے بڑے بڑے پادری تھے۔ مسجد میں بیٹھ کر گفتگو شروع کی اور گفتگو بھی لمبی ہو گئی اس پر اس قبیلہ کے پادری نے کہا کہ اب ہماری نماز کا وقت ہے۔ ہم باہر جا کر اپنی نماز ادا کر آئیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- "باہر جانے کی کیا ضرورت ہے ہماری مسجد میں ہی اپنی نماز ادا کر لیں۔ آخر ہماری مسجد خدا کے ذکر کے لئے ہی بنائی گئی ہے۔" (زرقانی)

اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

سہ ماہی امتحان مجلس انصاراللہ

سال رواں کی پہلی سہ ماہی کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۳۔ امان/مارچ کو ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے:-

(۱) ترجمہ پارہ ۹ ربع سوم
(۲) تجلیات الٰہیہ
(۳) نصاب بنیادی معلومات شائع کردہ مجلس انصاراللہ ص۱ تا ص۳۴

تمام زعماء/زعماء اعلیٰ سے گزارش ہے کہ وہ اس نصاب کی تیاری کروائیں۔ امتحان کے لئے جتنے پرچے مطلوب ہوں اس سے دفتر کو مطلع کریں تاکہ بروقت پرچہ امتحان چھپوا کر بھجوایا جا سکے۔

"تجلیات الٰہیہ" الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

یہ گھڑی کس کی ہے؟

ایک گھڑی گری ہوئی ملی ہے۔ جس کسی کی ہو وہ نشانی بتا کر کوارٹر ۱۶ تحریک جدید سے حاصل کر لیں۔

(کریم احمد شریف)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہلدی - اہمیت اور طریقہ کاشت

مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب مہار ایم ایس سی

اہمیت:

ہلدی موسم گرما کی اہم اور نفع بخش فصل ہے۔ ہمارے گھروں میں ہر روز ہی سالن وغیرہ تیار کرتے وقت استعمال ہوتی ہے۔ یہ مصفی خون بھی ہے۔ اور کئی ایک ادویات میں استعمال کی جاتی ہے۔ حکماء مختلف امراض میں اس کا استعمال کراتے ہیں۔ اب تو لوگ صرف سالن کے رنگ اور ذائقہ کی خاطر ہی استعمال کرتے ہیں اور اس کے طبی خواص سے ناواقف ہیں۔ لیکن شروع شروع میں کسی دانا نے ان خوبیوں اور اوصاف کی بناء پر ہی اس کو روزانہ کے استعمال میں شامل کیا تھا۔

آب و ہوا اور وقت کاشت

ہلدی کی فصل مرطوب اور معتدل آب و ہوا میں کامیاب رہتی ہے۔ ہمارے صوبہ میں اس کا موزوں وقت کاشت ۱۵ مارچ سے ۱۵ اپریل تک ہے۔ اور فصل ماہ جنوری میں برداشت کے قابل ہو جاتی ہے

زمین کی تیاری اور طریقہ کاشت

ہلدی کی کامیاب فصل کے لئے زرخیز میرا زمین جس میں پانی کا نکاس بہتر ہو موزوں رہتی ہے جس کھیت میں ہلدی لگانا مطلوب ہو اس میں ۲۰-۲۵ گڈے گوبر کی گلی سڑی کھاد ڈال کر کھیت میں اچھی طرح سے ملا دیں۔ کھیت ہر طرح سے ہموار ہونا چاہیئے تاکہ اس میں آبپاشی یا بارشوں کا پانی کھڑا نہ رہے بلکہ پانی جذب ہو جانا چاہیئے۔ کھیت مذکورہ میں سبز کھاد دبا دی گئی ہو تو اور بھی مفید ہوگا لیکن اب وقت گزر چکا ہے۔ اس لئے آئندہ سال کی کاشت کے لئے سبز کھاد دبانے کا بھی ضرور انتظام کریں۔ کھیت میں نامیاتی مادہ دیسی روڑی کی شکل میں ڈالیں نامیاتی مادہ کی موجودگی کامیاب فصل اور اچھی پیداوار کی ضمانت ہے۔

کاشت سے پہلے تین بوری سپر فاسفیٹ اور دو بوری ایمونیم سلفیٹ فی ایکڑ ڈال کر کھیت میں اچھی طرح سے ملا دیں۔

ایک ایکڑ رقبہ کاشت کرنے کے لئے ۷۰۰-۸۰۰ کلوگرام بیج درکار ہوتا ہے تجربات کی رو سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اگر درمیان والی گول گٹھیاں بیج کے لئے استعمال کی جائیں تو پیداوار زیادہ حاصل ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ درمیان والی گول گٹھیاں جتنی بھی ہوں وہ بیج کے لئے مخصوص کر چھوڑیں۔ یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ اگر بیج اچھا ہوگا تو فصل کا اگاؤ بہتر ہوگا اور حالت کے علاوہ پیداوار بھی زیادہ ہوگی اس لئے اچھے بیج پر اگر تھوڑا زیادہ خرچ بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہوتا۔ یہ فائدے میں ہی رہتا ہے۔

ہموار زمین پر قطار سے قطار کا فاصلہ ۴۵ سنٹی میٹر اور پودوں کا درمیانی فاصلہ ۱۵-۲۰ سنٹی میٹر رکھ کر کھرپہ کی مدد سے کوئی ۵ سنٹی میٹر گہرا بیج کاشت کریں اور کاشت کے بعد کھیت میں تین سنٹی میٹر موٹی تہہ ڈال دینے سے زمین کا نم برقرار رہے گا۔ درجہ حرارت کم رہے گا۔ اور ہلدی کی گٹھیاں گرمی کے نقصان دہ اثر سے محفوظ رہیں گی نتیجۃً اگاؤ اچھا ہوگا۔ فصل کی بڑھوتری تسلی بخش اور پیداوار زیادہ ہوگی۔ ہلدی کا اگاؤ کاشت کے ایک ماہ بعد شروع ہوتا ہے اور تین ماہ میں مکمل ہوتا ہے۔

ہلدی کو ۶۰-۷۰ سنٹی میٹر کے فاصلہ پر بنائی گئی "وٹوں" پر کاشت کیا جا سکتا ہے لیکن مقابلتاً ہموار زمین پر ہلدی کی فصل زیادہ پیداوار دیتی ہے۔ ہلدی کو وتر زمین میں ہی کاشت کیا جا سکتا ہے۔ بعد میں بوقت ضرورت پانی لگا دیں۔ اس سے پانی کی بھی بچت ہو جائے گی۔

آبپاشی گوڈائی اور کیمیاوی کھاد کا استعمال:

ہلدی کا بیج کھیت میں لگانے کے فوراً بعد اور اسی وقت آبپاشی کر دیں۔ اس کے بعد آبپاشی ہر ہفتہ کرتے رہیں۔ پانی کھیت میں کھڑا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ جذب ہونا چاہیئے ورنہ گٹھیاں گل جائیں گی۔ اور فصل ناکام ہوگی۔ کھیت میں تھوڑی ڈالنے جانے کی صورت میں جڑی بوٹیاں کچھ کم ہی اگیں گی اور جو اگیں ان کو بارشوں کے موسم تک کھیت سے نہ نکالیں۔ ورنہ بصورت دیگر ایک تو ہلدی کی گٹھیاں ضائع ہوں گی۔ دوسرے سطح زمین پر گرمی کا اثر مقابلتاً زیادہ ہوگا۔

جب بارشیں شروع ہوں تو جڑی بوٹیوں کو نکال دیں اور فصل کی صفائی کر دیں۔ یک لخت کاٹ کر کھیت ہی میں پڑا رہنے دیں تو وہ گل سڑ کر زمین میں ہی شامل ہو جائیں گی اور زمین میں نامیاتی مادہ کی مقدار کو بڑھائیں گی اور فصل کی بڑھوتری پر خاطر خواہ اثر ڈالیں گی۔

فصل کی اچھی نشوونما کے لئے دو تین بار گوڈی کریں۔ اور ہر گوڈی پر ایک بوری امونیم سلفیٹ یا ۱/۲ بوری یوریا فی ایکڑ ڈال کر پانی لگا دیں اور آخری بار گوڈی کر کے پودوں کو مٹی چڑھا دیں۔ اس طرح پودوں کی نشوونما اچھی ہوتی ہے اور پیداوار زیادہ حاصل ہوتی ہے۔

برداشت:

ہلدی کے پتے دسمبر کے آخر تک سوکھ جاتے ہیں۔ یہ گویا اس امر کی نشانی ہے کہ فصل پک گئی ہے اور فصل جنوری میں برداشت کی جا سکتی ہے۔ جب فصل برداشت کرنے کا پروگرام بنے تو دو چار روز پہلے کھیت کو ہلکا سا پانی لگا دیں اور مناسب وتر میں ہلکے کر کے کسی بیلچہ کی مدد سے برداشت کریں۔ زمین نہ تو زیادہ گیلی ہو اور نہ زیادہ خشک کیونکہ اگر زمین زیادہ گیلی ہوگی تو برداشت صحیح نہ ہوگی اور گٹھیوں پر مٹی وغیرہ بھی نہ ہٹ سکے گی اور اگر زمین سخت ہوگی تو برداشت میں دقت ہوگی اور گٹھیاں بھی زخمی ہو جائیں گی۔

بیج محفوظ کرنا

اگر اپنی ہلدی کاشت کی ہو اور اس میں سے بیج رکھنا ہو تو بیج کے لئے فصل کا کچھ حصہ کھیت ہی میں رہنے دیں اور کاشت کے وقت برداشت کریں اگر بیج خرید کر ڈالنا ہو تو بہتر ہے کہ بیج شروع موسم میں ہی خرید لیں اس سے ایک تو بیج سستا مل جائے گا اور دوسرے اچھا انتخاب ہو سکے گا۔ ورنہ آخر موسم میں بیج کافی مہنگا ہوگا۔ اور وہ بھی اتنا اچھا نہ ہوگا یعنی بچا کھچا اس لئے بیج کا ادرک کہا گیا ہے۔ بیج خریدنے اور محفوظ کرنے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ ہمارے زمیندار بھائی بیج "گھر سے پڑا" خریدنے کے عادی ہیں جو مناسب نہیں۔ اس عادت کو چھوڑنا چاہیئے۔

جہاں کے علاقہ میں ہلدی کافی کاشت ہوتی ہے۔ بیج کو وہاں سے بیج حاصل کر لینا چاہیئے اور کسی سایہ دار جگہ پر رکھ کر ڈھیر لگا کر اوپر ۵ سنٹی میٹر موٹی مٹی کی تہہ بچھا دیں۔ تاکہ بیج سوکھنے نہ پائے۔

اس طرح سے بیج محفوظ رہے گا۔

○

الفضل میں اشتہار دیجئے

ماہنامہ انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ماہنامہ "انصار اللہ" ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے اس کے مضامین ہر چھوٹے بڑے کے لئے یکساں طور پر مفید ہیں۔ تمام انصار کو چاہیئے کہ خود بھی اس رسالے کا مطالعہ فرمائیں اور جن کے وہ راعی ہیں ان کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔ سالانہ چندہ صرف دس روپے مقرر ہے۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

درخواست دعا

میری بچی ایک ماہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہے اس کے گلے کا آپریشن ہوا ہے۔ لہٰذا تمام احباب جماعت سے اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نذیر احمد نعیم گھڑی ساز۔ ۱۴۴۔ ذیلدار روڈ اچھرہ۔ لاہور)

(۲) میرے والد ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ الٹیاں آتی ہیں اور پھر غنودگی طاری ہو جاتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

(راجہ محمد یعقوب سیکرٹری مال ساہیوال ضلع سرگودہا)

(۳) خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد دین صاحب کی بائیں آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل عاجل صحت عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد پیدا ہونے والی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین (اعجاز احمد انور۔ میرپور خاص۔ سندھ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۶۲۴

میں ملک نور محمد ولد شاہ محمد صاحب قوم اعوان پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال۔ بیعت ۳/۲۰ ساکن سلیم پور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۸/۲/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ اراضی زرعی سات کنال واقع سلیم پور ضلع سیالکوٹ قیمت -/۱۰۵۰۰ روپے
۲۔ پختہ مکان ایک عدد مشتمل بر چار کمرے موجودہ قیمت -/۲۸۰۰۰ روپیہ
۳۔ ایک عدد بھینس قیمت -/۱۵۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپیہ سالانہ آمد بصورت زرعی اراضی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نور محمد ولد شاہ محمد صاحب سلیم پور P.O گھرپور ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ داؤد احمد ولد نور محمد صاحب سلیم پور ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ منور احمد اختر ولد فقیر محمد صاحب سلیم پور ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۳۸۱۴

میں تسلیم آرا اقبال زوجہ پروفیسر محمد اقبال صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن بازید خیل ضلع پشاور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۸/۱/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۴۰۰ روپیہ
۲۔ زیورات گلوبند ۲ تولے۔ انگوٹھی ۱ تولہ بالیاں ۱/۲ تولہ۔ مالیت -/۲۰۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۵۸ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ تسلیم آرا اقبال زوجہ پروفیسر محمد اقبال صاحب سکنہ بازید خیل ۵ جم بڈھ بیر ضلع ,, ,,
گواہ شد۔ منظور احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بازید خیل ضلع پشاور۔
گواہ شد۔ عبدالرحیم صاحب معلم وقف جدید بازید خیل ضلع پشاور۔

مسل نمبر ۲۳۸۲۶

میں رسول بیگم زوجہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۸/۷/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی۔ دو عدد انگوٹھیاں ۱/۲ تولہ کانٹے ۱/۲ تولہ مالیت -/۲۲۰۰ روپے
(-/۲۰۰ روپے ادا ہو چکا ہے۔)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رسول بیگم زوجہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ۲۲-۲۱۹ ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ ڈاکٹر نذیر احمد (خاوند موصیہ) ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ۔

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے!

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون نمبر ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اے میرے رب میرے علم کو بڑھا (القرآن الحکیم)۔ علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے (فرمان نبوی)
بیرونِ ممالک کی بہت زیادہ ڈیمانڈ کے پیش نظر پاکستان میں
بیکار مت بیٹھیے — اپنی نوعیت کا واحد ادارہ — کوئی ہنر سیکھیے
تیاری بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے سلیبس کے مطابق کروائی جاتی ہے
نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سینٹر رجسٹرڈ اندرون موچی گیٹ لاہور
ریگولر اور سپیشل کلاسز میں داخلہ جاری ہے
ہمارا ادارہ جمعہ کے روز بھی کام کرتا ہے
• الیکٹریشن • موٹر وائینڈنگ بمعہ فاسولا ڈیزائن • ریفریجریشن ایئرکنڈیشننگ
• ریڈیو • الیکٹریکل سپروائزر • اور ویلڈنگ (گیس و الیکٹرک)
نئی کلاسز عبدالماجد چغتائی (سابقہ پرنسپل راولپنڈی) کی زیرِ نگرانی شروع کی گئی ہیں
نیز
• سٹیل فکسر • شٹرنگ کارپینٹر • پائپ فٹر • بلڈنگ پینٹر • اور کنسٹرکشن فورمین
کم فیس — ماہر اساتذہ کی زیرنگرانی — کم مدت
نوٹ۔ تمام میٹریل طلباء انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے فری دیا جاتا ہے اور عملی کام کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ عربی بول چال فری سکھائی جاتی ہے۔ (داخلہ جاری ہے کلاسز صبح، دوپہر اور شام۔ پراسپیکٹس مفت حاصل کریں۔)
احمدی احباب کیلئے فیس میں ۱۵٪ رعایت
نسیم سٹیل فکسر اینڈ الیکٹرونکس ٹریننگ سنٹر اندرون موچی گیٹ لاہور فون ۶۰۵۲۰ / ۵۵۳۵۱
برانچ: ۸/۵۵ کشمیر روڈ نزد جی پی او بس سٹینڈ صدر راولپنڈی

خود علمِ دین سیکھو تا دوسروں کو سکھا سکو

"وقفِ جدید" میں مستقل اور عارضی معلمین بھجوائیں

امراء کرام / صدران جماعتہائے احمدیہ، زعماء انصار اللہ و ناظمین اضلاع توجہ فرماویں

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"دیکھو میں آدمی ہوں جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا جس کے زمانہ میں (روحانی) فتوحات ہوں گی وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا۔ تم ہی لوگ ان (نومبائعین۔ ناقل) کے معلم ہوگے پس اس وقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۵ء)

وقفِ جدید کو جماعت کی تعلیم و تربیت کا عظیم الشان کام سرانجام دینے کے لئے اعلیٰ دماغی صلاحیت رکھنے والے اور بے لوث خدمت کرنے والے مخلص معلمین کی ضرورت ہے۔

تمام امراء کرام / صدران جماعت ہائے احمدیہ سے التماس ہے کہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے شہری جماعتوں سے اور بالخصوص دیہاتی جماعتوں سے واقفِ زندگی نوجوانوں کو بھجوائیں جو وقفِ جدید کے معلم بن سکیں۔

اسی طرح "وقفِ جدید" کی عارضی معلمین کی تعلیمی کلاس میں بھی موزوں نوجوانوں کو بھجوائیں جو دین کا علم حاصل کرکے پھر اپنے اپنے علاقہ میں واپس جاکر دوسروں کو سکھا سکیں۔

انشاء اللہ العزیز ہماری آنکھوں کے سامنے یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا زمانہ بھی آئے گا اور آخرکار تھک ہار کر زمانہ بڑے زور سے نجاتِ دائمی کے حصول کیلئے اسلام کی طرف رجوع کرے گا۔

اسلام کی فتوحات کی صدی شروع ہونے والی ہے ہمارا فرض ہے کہ اس کے استقبال کے لئے ضروری تیاری کریں۔ اُس وقت ہماری تربیتی ذمہ داریاں ہزاروں گنا موجودہ وقت کی نسبت سے بڑھ جائیں گی۔ یہ کام احمدی نوجوانوں نے ہی کرنا ہے آسمان سے فرشتوں نے نازل ہوکر نہیں کرنا۔

پس زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو بطور معلم وقفِ جدید اپنی جماعتوں کی طرف سے پیش کریں۔

جہاں جہاں امراء کرام / صدرانِ جماعت اس کام کی طرف پوری توجہ نہ فرما سکیں تو زعماء انصار اللہ اس بارہ میں ان سے تعاون کریں اور معیّن اعداد و شمار سے اپنی کوششوں کے ثمرات سے مرکز کو مطلع فرماویں۔

اللہ تعالیٰ آپ اور ہم سب کے ساتھ ہو۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم محمد اکرم چوہدری مینیجر یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ جھنگ صدر کو ۱۶ فروری ۱۹۷۹ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری منشی خان صاحب مرحوم سیکھوانی کا پوتا اور مکرم عظمت اللہ خان صاحب راجپوت ریٹائرڈ سیکشن آفیسر ربوہ کا نواسہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچہ کا نام محمد امجد تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محمد یوسف ناصر سیکھوانی واقفِ زندگی
وکالتِ مالی تحریکِ جدید ربوہ)

خدام الاحمدیہ ضلع بہاولپور کی دو روزہ تربیتی کلاس

قیادت ضلع بہاولپور کے زیرِ اہتمام دو روزہ تربیتی کلاس بتاریخ ۲۲، ۲۳ فروری بروز جمعرات، جمعہ "بیت الذکر" بہاولپور میں منعقد ہوئی۔ افتتاح مکرم چوہدری غلام احمد صاحب امیر ضلع بہاولپور نے فرمایا۔ اس روز مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ کے علاوہ مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر، مکرم امداد الرحمٰن صاحب صدیقی، مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ (مربیانِ سلسلہ عالیہ احمدیہ بہاولپور) نے خدام سے مختلف موضوعات پر خطاب فرمایا۔ نمازِ تہجد کی ادائیگی، درس قرآن مجید اور درس حدیث کے علاوہ ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام و اقتباسات از مشعلِ راہ بھی پڑھ کر سنائے گئے۔ تربیتی کلاس میں شرکت کے لئے مرکز سے ایک وفد بہاولپور تشریف لایا جس میں مکرم محمد شفیق قیصر صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم مرزا فرید احمد صاحب مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم محمود احمد صاحب بنگالی مہتمم مقامی ربوہ، مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف شامل تھے۔

اختتامی اجلاس ۲۳۔ فروری کو بعد از نماز جمعہ منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم محمد شفیق قیصر صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمائی۔ آپ نے مقابلہ جات میں سبقت لے جانے والے اطفال و خدام میں انعامات بھی تقسیم فرمائے اور کلاس سے اختتامی خطاب فرمایا۔ اس کلاس میں ضلع کی تمام مجالس کے خدام نے شرکت کی اور غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ خدام کے قیام و طعام کے انتظامات کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کلاس بہت کامیاب رہی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے تبلیغ اسلام کی سلائیڈز بھی دکھائیں۔

(عبد الخالق خالد۔ بہاولپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ نکاح

میری بیٹی عزیزہ شازیہ کا نکاح عزیزم یعقوب احمد تبسم آف سیالکوٹ کے ہمراہ چھ ہزار روپے حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹۔ دسمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں پڑھا۔ عزیزہ شازیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم محمود احمد صاحب کی نواسی ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(خاکسار خوشی محمد محلہ دار الصدر شمالی کوٹھی قاضی اکبر محمود صاحب)

درخواستِ دعا

۱۔ گذشتہ اکتوبر میں میرے خالہ زاد بھائی مبشر احمد ابن عبد المجید صاحب آف والٹن لاہور کی ٹانگ جل گئی تھی وہ ابھی تک زیرِ علاج ہیں اور بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ برادرم نعیم احمد صاحب ابن مکرم نواب دین صاحب آف اسلام آباد دو ماہ قبل ایک جماعتی خدمت کے دوران شدید زخمی ہوگئے تھے تاحال اس کا اثر باقی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(حافظ بشارت احمد
دار الرحمت وسطی ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴